نام کتاب : ماہنامہ ضیائے حرم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نمبر۔

مدیر : مولانا پیر محمد کرم شاہ صاحب۔

ناشر : ادارہ ماہنامہ ضیائے حرم بھیرہ ضلع سرگودھا۔

صفحات : ۴۳۲ ، قیمت -/ ۱۵ روپے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے وہ جلیل القدر اور نامور سپوت ہیں جن کی ذاتی فراست، عملی جدوجہد اور قائدانہ صلاحیتوں کی بنا پر اسلام کو اپنے آغاز ہی سے ایسی تقویت اور نشو و نما میسر آئی کہ جس کی بنا پر وہ ایک صدی سے بھی کم عرصے میں ایک مضبوط اور تن آور درخت کی شکل اختیار کر گیا۔ جس کی شاخیں دنیا کے تمام خطوں میں پھیل گئیں اور انسانیت اس سے مستفید ہونے لگی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور آپ کی خدمات اس قدر زیادہ اور وسیع ہیں کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ہر کسی کے احسان کا بدلہ چکا دیا لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مجھ پر اتنے زیادہ احسانات ہیں جن کا میں بدلہ نہیں چکا سکتا انہیں ان احسانات کا صلہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ خود عطا کرے گا۔ اس ارشاد نبوی کی روشنی میں ملت اسلامیہ کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انگنت احسانات کو ہمیشہ اچھے نام سے یاد رکھے۔ ان کی خدمات کو ہر نسل تک پہنچائے اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ کار کو اپنے اور پوری ملت اسلامیہ کے لئے مشعل راہ بنانے کی سعی کرے۔

غالباً انہیں وجوہ نے ادارہ ضیائے حرم کو اس امر کی دعوت دی کہ وہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور ان کے کارہائے نمایاں کو اپنے گراں قدر ماہ نامہ ضیائے حرم کے لئے ایک مستقل موضوع کی حیثیت سے اختیار کرے۔ تاکہ ملت اسلامیہ کو عموماً اور اردو دان طبقہ کو خصوصاً خلیفہ اول کی شخصیت اور کارناموں سے روشناس کرائے چنانچہ ضیائے حرم کا زیر نظر شمارہ بابت ماہ مئی جون ۱۹۷۹ء اسی مقصد کے لئے مخصوص کیا گیا اور ملک کے نامور محققین، اہل قلم اور بلند پایہ شعراء حضرات کو دعوت دی گئی کہ وہ اس موضوع پر قلم اٹھائیں اور اپنی بلند پایہ تحقیقات ضیائے حرم کے ذریعے منظر عام پر لائیں۔

ضیائے حرم کے کارکنوں کی انتھک محنت اور مسلسل کوششوں سے یہ رسالہ گیارہ نثری عناوین کے تحت

۲۵ علمی اور تحقیقی مقالات پر مشتمل ہو کر منظر عام پر آیا ہے۔ ان مقالات میں سے ہر مقالہ اپنے موضوع کے لحاظ سے اہم، مفید اور قیمتی ہے۔ مزید برآں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بے مثال جانثار اور کٹھن ترین لمحات کے ساتھی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے تقریباً ۲۰ شعراء کا شعری نذرانہ عقیدت بھی بحضور صدیق اکبر شامل اشاعت ہے

ماہنامہ ضیائے حرم کا صدیق اکبر نمبر بہت وقیع، موزوں اور شخصیت صدیق کے بہت سے پہلوؤں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اور ہر مسلمان کو مطالعے کی دعوت دیتا ہے اس خاص نمبر کے یوں تو سب کے سب مقالے بلند پایہ ہیں لیکن ان میں پیر شاہ کرم صاحب کے مقالات خاص طور سے دعوت فکر دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے مقالات میں ملت اسلامیہ کے بہت سے متنازعہ فیہ مسائل کو جس عمدگی اور خوبی سے حل کرنے کی کوشش کی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے۔ دیگر مقالات میں صدیق اکبرؓ اسلام سے قبل صدیق اکبرؓ کی خارجہ پالیسی، حضرت صدیق اکبر کا نظم مملکت اور حضرت صدیق اکبر دوسروں کی نظر میں بھی تحقیقی مقالے ہیں اس لئے یہ بات بجا طور پر کہی جا سکتی ہے کہ ادارہ ضیائے حرم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ خاص نمبر پیش کرنے کی مفید اور کامیاب کوشش کی۔ بجہ درین متین اور ملت اسلامیہ کی ایک گرانقدر خدمت ہے۔

تاہم رسالے کے مجموعی مطالعے سے کچھ ایسے امور بھی سامنے آئے ہیں جن کی نشان دہی اس غرض سے کی جا رہی ہے کہ اگر آئندہ اشاعت میں ان امور پر توجہ دی جائے تو رسالے کی افادیت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

۱۔ رسالے میں اشتہارات جس کثرت سے شامل کئے گئے ہیں وہ علمی اور سنجیدہ رسالوں میں خاص طور سے خصوصی نمبرات میں مناسب معلوم نہیں ہوتے کیونکہ یہ علمی ذہنوں پر گراں گذرتے ہیں جس سے رسالے کی علمی حیثیت کو دھچکا پہنچتا ہے۔

۲۔ رسالوں کے خصوصی نمبر یادگاری ہوتے ہیں اور انہیں عام طور پر ایک مستقل کتاب کی حیثیت حاصل ہوتی ہے اس لئے اگر خصوصی نمبروں کے لئے اچھا کاغذ استعمال کیا جائے تو رسالے کی عمر اور اہمیت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ اس خاص نمبر کے عناوین پر نظر ڈالنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بہت سے اہم موضوع شامل اشاعت نہیں

ہو سکے جس سے رسالے کی افادیت محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ مثلاً (۱) حضرت ابو بکر صدیقؓ اور جمع و تدوین قرآن حکیم (۲) حضرت ابو بکر صدیقؓ اور خدمت حدیث (۳) حضرت ابو بکر صدیق کے فقہی افکار (۴) حضرت ابو بکر صدیقؓ اور تصوف (۵) حضرت ابو بکر صدیق بحیثیت سپہ سالار وغیرہ وغیرہ۔ مذکورہ بالا اور اس طرح کے دیگر بہت سے علمی اور تحقیقی موضوعات کی کمی کو مختلف اہل قلم سے مقالے لکھوا کر پورا کر لیا جائے اور صدیق اکبرؓ نمبر حصہ دوم شائع کیا جائے تو یہ خاص نمبر زیادہ جامع وسیع اور خلیفہ اول کی زندگی اور کارناموں پر مستقل کتاب کی صورت اختیار کر لیگا

رسالے کے مطالعے سے ایک اور پہلو جو بڑی شدت سے کھٹکتا ہے وہ مضامین کا تحقیقی پہلو ہے۔ اکثر مقالہ نگار حضرات نے مآخذ اور مراجع کا ذکر تک نہیں کیا اگر کسی فاضل مقالہ نگار نے مراجع کا ذکر کیا بھی ہے تو ان کو جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق نہیں لکھا اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رسالے کے علمی مقام کو اجاگر کرنے کے لئے ہر تحقیقی مقالے کے حواشی اور مآخذ و مراجع کا ذکر کیا جائے اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق پر کتابیں" کے عنوان سے ایک مفید ذخیرہ کتب کی نشان دہی کی گئی ہے۔ تاہم یہ کتابیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بارے میں لکھے گئے پورے مواد کا احاطہ نہیں کرتیں اس لئے کتابیات کے بارے میں مزید توجہ اور محنت درکار ہے کیونکہ کتابیات کی نشان دہی سے ہم آئندہ نسل کے محققین کو اس طرف راغب کر سکتے ہیں۔

ان تمام چھوٹی چھوٹی باتوں کے باوجود ضیائے حرم کا صدیق اکبرؓ نمبر بہت قیمتی خزانہ ہے جس سے اہل علم خاص طور سے اور اردو دان طبقے کو عام طور سے استفادہ کرنا چاہیئے اور دینی مدارس سکولوں، کالجوں اور جامعات نیز تحقیقی اداروں کے کتب خانوں میں اس خاص نمبر کی موجودگی مفید ہوگی۔ اللہ تعالے ادارے کو کارکنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک اور شاقہ محنتوں کے نتیجے میں ہم یہ علمی تمبر حاصل کر سکے ہیں۔

(محمد طفیل)